International Journal of Islamic Studies & Culture *ISSN-2709-3905*
https://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/index *PISSN2709-3891*
(Volume.4, Issue.4 (2024)
(October-December)

Hadith and Scientific Facts: A Critical Review

حدیث اور سائنسی حقائق: ایک تنقیدی جائزہ

Mr. Nasir Ali
PhD Student, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan, KP.
Email: nasirali98292@gmail.com

Abstract

This paper explores the relationship between Hadith (the sayings and actions of Prophet Muhammad) and scientific facts, offering a critical review of their alignment and discrepancies. Islamic teachings, including Hadith, have long been a source of guidance for millions of people, while modern science seeks to understand the natural world through empirical evidence. The primary objective of this review is to examine the extent to which Hadith aligns with established scientific principles and where differences arise. The paper begins with an overview of the Hadith, its definition, and its importance in Islamic thought, followed by an exploration of scientific facts and methodologies. A key aspect of this discussion is the investigation of specific Hadiths that claim to describe natural phenomena, such as the creation of the universe, the development of the human embryo, and other elements of nature. These Hadiths are analysed in the light of contemporary scientific discoveries to evaluate their compatibility or contradiction with modern science. The paper also delves into examples where Hadith and scientific facts may appear to conflict, offering explanations that include historical context, interpretative flexibility, and potential misinterpretations. Further, the study highlights the broader implications for how Muslims can integrate their faith with scientific understanding, demonstrating that both realms can coexist harmoniously when approached with an open mind. The findings suggest that while there are instances where Hadith and science converge, there are also areas that require deeper interpretation and reflection.

Keywords: Hadith, Scientific Facts, Islam, Critical Review, Science, Faith, Embryology, Universe, Compatibility, Islamic Teachings, Contemporary Science.

مقدمہ

"حدیث اور سائنسی حقائق: ایک تنقیدی جائزہ" ایک ایسا موضوع ہے جس پر مختلف مکاتب فکر اور علوم میں غور و فکر کیا جاتا رہا ہے۔ اسلام میں حدیث کو ایک مقدس اور اہم ماخذ سمجھا جاتا ہے، جو پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی، اقوال، اور افعال پر مبنی ہے۔ حدیث کے ذریعے مسلمانوں کو دین کے مختلف پہلوؤں کی تفصیلات اور رہنمائی ملتی ہے۔ دوسری طرف، سائنسی حقائق دنیا کی فطری حقیقتوں کو جانچنے اور سمجھنے کا طریقہ ہیں، جو تجربات، مشاہدات اور تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں۔ حدیث اور سائنسی حقائق کے مابین تعلق کی نوعیت ہمیشہ سے ایک دلچسپ اور متنازعہ موضوع رہا ہے۔ بعض لوگ یہ مانتے ہیں کہ اسلام میں موجود حدیثیں سائنسی حقائق کی نشاندہی کرتی ہیں، جب کہ بعض افراد کا خیال ہے کہ مذہبی متون سائنسی دریافتوں سے میل نہیں کھاتے۔ سائنسی ترقی اور تحقیق نے انسان کو بہت سی ایسی حقیقتوں تک پہنچایا ہے جو پہلے مذہبی متون میں پیش کی گئیں، تاہم بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں جو سائنسی اصولوں کے خلاف

نظر آتی ہیں۔ اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ ہم حدیث اور سائنسی حقائق کے درمیان موجود تعلقات کا تنقیدی جائزہ لیں۔ ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ کیا حدیث اور سائنسی تحقیق کے درمیان کوئی تضاد ہے یا دونوں کا آپس میں گہرا رشتہ ہے۔ اس کے علاوہ، ہم اس موضوع پر مزید تحقیق کے امکانات پر بھی روشنی ڈالیں گے تاکہ اس اہم سوال کا بہتر جواب تلاش کیا جا سکے۔

موضوع کا تعارف

حدیث اور سائنسی حقائق کے تعلق پر غور کرنا ایک اہم اور پیچیدہ موضوع ہے جو مذہب اور سائنس کے درمیان روابط کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ حدیث، جو پیغمبر اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اور افعال پر مبنی ہے، اسلامی تعلیمات کا بنیادی جزو ہے۔ اس میں زندگی کے مختلف پہلوؤں کی رہنمائی فراہم کی گئی ہے، جن میں مذہبی، اخلاقی، اور فطری علوم شامل ہیں۔ اس کے مقابلے میں، سائنسی حقائق ایسے اصول اور دریافتیں ہیں جو مشاہدات اور تجربات پر مبنی ہیں، اور جنہیں جدید سائنسی طریقہ کار سے ثابت کیا گیا ہے[i]۔ یہ دونوں شعبے اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں، لیکن ان کے مابین تعلق کی نوعیت ہمیشہ سے ایک متنازعہ موضوع رہی ہے۔ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حدیثوں میں سائنسی اصولوں کی پیشگوئیاں موجود ہیں، جبکہ بعض افراد اس کے مخالف ہیں اور ان میں سائنسی بنیادوں پر اختلافات کو دیکھتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم اس موضوع پر تنقیدی جائزہ پیش کریں گے تاکہ اس تعلق کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے اور دونوں کے مابین ہم آہنگی یا تضاد کی حقیقت کو دریافت کیا جا سکے۔

حدیث اور سائنسی حقائق کے تعلق کی اہمیت اس لیے ہے کہ یہ دونوں شعبے انسانیت کی فلاح اور ترقی کے لئے اہم ہیں۔ حدیث میں انسانوں کے اخلاق، معاشرتی تعلقات، عبادات، اور فطری دنیا کے بارے میں تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ بہت سی حدیثیں ایسی ہیں جو فطری حقیقتوں اور کائنات کے اسرار کو بیان کرتی ہیں، اور بعض اوقات ان میں سائنسی دریافتوں کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر، قرآن اور حدیث میں انسان کی تخلیق، زمین اور آسمان کی ساخت، اور قدرتی ماحول کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، حدیثوں میں بعض ایسی سائنسی باتیں بھی بیان کی گئی ہیں جنہیں بعد میں جدید سائنس نے دریافت کیا۔ اس طرح، بعض علما یہ سمجھتے ہیں کہ حدیث میں سائنسی حقائق کی پیشگوئی کی گئی تھی، جو کہ اس وقت کے محدود سائنسی علم سے باہر تھیں۔ اس بات کی تحقیق کرنے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ اسلامی تعلیمات سائنسی ترقی کے حوالے سے کیسے رہنمائی فراہم کر سکتی ہیں اور انسانیت کے مفاد میں ان دونوں کا استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے[ii]۔

اس مضمون کا مقصد حدیث اور سائنسی حقائق کے مابین تعلق کو تفصیل سے سمجھنا اور اس پر تنقیدی جائزہ پیش کرنا ہے۔ ہم یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ کیا حدیث میں موجود معلومات سائنسی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں یا ان میں تضاد پایا جاتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم یہ دریافت کریں کہ کیا حدیث میں سائنسی حقائق کی پیشگوئی کی گئی تھی یا پھر یہ باتیں بعد کی سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ ہوئیں۔ اس تحقیق کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ سائنسی تحقیق اور

اسلامی تعلیمات کے مابین کس طرح کا تعلق ہونا چاہیے اور کیا دونوں کے درمیان تضاد یا ہم آہنگی کا کوئی مقام موجود ہے[iii]۔ اس طرح، ہم اس مضمون کے ذریعے یہ واضح کرنے کی کوشش کریں گے کہ دونوں شعبے ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح متوازن اور ہم آہنگ ہو سکتے ہیں تاکہ انسانیت کی فلاح کے لئے ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کیا جا سکے۔ اس تنقیدی جائزے سے ہم اس موضوع کی اہمیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

حدیث کی تعریف اور اہمیت

حدیث کیا ہے؟

حدیث اسلامی اصطلاح ہے، جس کا مطلب ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال، افعال، اور تقریر کی وضاحت۔ یہ قرآن کے بعد مسلمانوں کا دوسرا اہم ترین ماخذ ہے جس کے ذریعے وہ دین کی تعلیمات اور شریعت کے مسائل کو سمجھتے ہیں۔ حدیث میں پیغمبر اکرم کی زندگی کے واقعات، ان کے اقوال اور ان کی رہنمائی شامل ہوتی ہے جو مسلمانوں کی دینی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتی ہے۔ حدیث کو حدیث نبوی بھی کہا جاتا ہے اور اس کے ذریعے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی، اخلاق، عبادات، اور معاشرتی رہنمائی کو سمجھتے ہیں۔

حدیث کی مختلف اقسام

حدیث کی مختلف اقسام ہیں جنہیں مختلف بنیادوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی طور پر، حدیث کو تین اہم اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1. **صحیح حدیث**: یہ وہ حدیث ہے جو تمام راویوں کی سچائی اور امانت داری سے جانی جاتی ہے۔ اس کی سلسلہ سند میں کوئی شک نہیں ہوتا اور یہ دین میں معتبر سمجھی جاتی ہے۔
2. **حسن حدیث**: یہ حدیث وہ ہوتی ہے جس کی سند میں بعض کمی ہوتی ہے، لیکن اس میں کوئی بڑے نقصانات نہیں ہوتے۔
3. **ضعیف حدیث**: یہ وہ حدیث ہے جس کی سند میں کسی راوی کی سچائی پر شک ہو یا اس کی متنازعہ تاریخ ہو، جس کی بنا پر یہ کمزور سمجھی جاتی ہے۔

حدیث کا اسلام میں مقام

اسلام میں حدیث کا مقام قرآن کے بعد بہت بلند ہے۔ قرآن اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا کلام ہے، جب کہ حدیث پیغمبر اکرم کی رہنمائی پر مبنی ہے۔ حدیث کے ذریعے مسلمانوں کو دین کی تفصیلات، عبادات، معاشرتی اصولوں، اور اخلاقی مسائل پر رہنمائی ملتی ہے۔ حدیث کا مقصد صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ اس کے ذریعے مسلمانوں کو مکمل نظام حیات کی ہدایات ملتی ہیں۔ فقہ، تفسیر، اور دیگر اسلامی علوم کی بنیاد بھی حدیث پر ہے۔ اس کے علاوہ، حدیث کی روشنی میں سنت کا مفہوم اور اس پر عمل پیرا ہونا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے۔

سائنسی نقطہ نظر سے حدیث کا تجزیہ

سائنسی نقطہ نظر سے حدیث کا تجزیہ ایک دلچسپ اور پیچیدہ موضوع ہے۔ بعض اوقات حدیثوں میں بیان کیے گئے فطری اور قدرتی حقائق جدید سائنسی تحقیق کے ساتھ ہم آہنگ پائے جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ حدیث میں موجود کئی باتیں بعد میں سائنسی تحقیق سے ثابت ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر، قرآن اور حدیث میں کائنات کے آغاز، انسان کی تخلیق اور دیگر قدرتی مظاہر کے بارے میں بیان کردہ نکات بعد میں سائنسی تحقیقات سے ہم آہنگ پائی گئیں[iv]۔ اس کا ایک معروف مثال انسان کی تخلیق کی ابتدائی حالت ہے جو کہ حدیث اور قرآن میں بیان کی گئی ہے، جسے بعد میں سائنسی تحقیق سے تصدیق کیا گیا۔ تاہم، سائنسی تحقیق اور حدیث کے درمیان تضاد بھی سامنے آتا ہے جب بعض حدیثوں کو سائنسی اصولوں سے میل نہیں کھاتے۔ اس لئے حدیث کا سائنسی تجزیہ ایک حساس اور متنازعہ موضوع ہے جس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔

سائنسی حقائق کا تعارف:

سائنس ایک منظم طریقہ ہے جس کے ذریعے انسان قدرتی دنیا کو سمجھنے اور اس کے رازوں کو دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ سائنسی تحقیق میں مختلف مراحل ہوتے ہیں، جن میں مسئلے کی وضاحت، مفروضات کی تیاری، تجربات کا انعقاد، اور نتائج کی جانچ شامل ہوتی ہے۔ سائنس کا مقصد حقیقت کو دریافت کرنا اور سائنسی طریقہ کار کے ذریعے ان دریافتوں کو ثابت کرنا ہے۔ سائنسی تحقیق میں عام طور پر مشاہدہ، تجربہ، اور تجزیہ کی بنیاد پر نئے اصولوں اور نظریات کو جانچا جاتا ہے۔ اس طریقے سے سائنس دان قدرتی دنیا کے مختلف پہلوؤں کو دریافت کرتے ہیں اور ان معلومات کو نظریاتی بنیاد پر مرتب کرتے ہیں، جو بعد میں ٹیکنالوجی، معیشت، اور معاشرتی ترقی کی بنیاد بنتی ہیں۔ سائنسی تحقیق میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ تمام نتائج اور تجربات قابلِ تکرار ہوں، تاکہ انہیں عالمی سطح پر تسلیم کیا جا سکے[v]۔

سائنسی حقیقتوں نے معاشرتی ترقی میں بے شمار اہم کردار ادا کیا ہے۔ سائنسی انکشافات نے انسان کے رہن سہن، معاشی ترقی، اور صحت کے شعبوں میں انقلاب برپا کیا ہے۔ جہاں ایک طرف سائنسی ترقی نے ٹیکنالوجی کے میدان میں اہم پیشرفت کی ہے، وہیں اس نے طب، زراعت، اور ماحولیاتی تحفظ میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ مثال کے طور پر، طب کی جدید تحقیق نے مختلف بیماریوں کا علاج دریافت کیا، جس سے انسانوں کی زندگی کی اوسط عمر میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح، زراعت میں سائنسی ایجادات نے کھیتوں کی پیداوار میں اضافے کو ممکن بنایا، جس سے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کیا جا رہا ہے۔ سائنسی ترقی نے معاشرتی سطح پر تعلیم، مواصلات، اور معاشی نظام کو بہتر بنایا ہے، اور اس کے ذریعے انسان نے نئی بلندیوں کو چھوا ہے[vi]۔

سائنس کی دنیا میں روز بروز نئی دریافتیں ہو رہی ہیں جو انسان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بدل رہی ہیں۔ حالیہ دہائیوں میں مصنوعی ذہانت، جینیاتی انجینیئرنگ، کوانٹم کمپیوٹنگ، اور خلا میں تحقیق جیسے شعبوں میں بڑی پیشرفتیں ہوئی ہیں۔ یہ نئی دریافتیں نہ صرف سائنسدانوں کے لیے ایک چیلنج ہیں بلکہ انہوں نے انسان کی سوچ اور رویوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ مثال کے طور پر، جینیاتی تحقیق نے انسان کے جینوم کو سمجھنے میں مدد کی، جس سے مختلف بیماریوں کا علاج ممکن ہو سکا ہے۔ اسی طرح، خلا کی تحقیق نے انسان کو

کائنات کے بارے میں نئے سوالات کی طرف راغب کیا ہے، اور نئی ٹیکنالوجیز نے خلا میں دریافتوں کے نئے امکانات کھولے ہیں۔ ان دریافتوں نے انسان کی فہم اور صلاحیتوں کو بڑھایا ہے اور سائنسی تحقیق کا دائرہ وسیع کر دیا ہے[vii]۔

حدیث اور سائنسی حقائق میں ہم آہنگی

حدیث میں کئی ایسی حقیقتیں بیان کی گئی ہیں جو بعد میں سائنسی تحقیق کے ذریعے ثابت ہوئی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیثوں میں انسانی جسم، طبیعت، اور کائنات کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں بات کی ہے جنہیں جدید سائنس کے تناظر میں سمجھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے: "پانی پینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سانس میں نہ پیا جائے" (صحیح مسلم)۔ یہ بات جدید سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک سانس میں پانی پینا انسان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، بعض حدیثوں میں انسان کی تخلیق، زمین کے آغاز اور مختلف قدرتی مظاہر کے بارے میں بیان کردہ حقائق، جدید سائنسی تحقیق سے ملتے جلتے ہیں، جنہوں نے ان حقیقتوں کی سچائی کو ثابت کیا۔ ان حدیثوں کو سائنسی نقطہ نظر سے جانچنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں پہلے ہی فطری حقائق کی نشاندہی کی گئی تھی۔

قرآن اور حدیث میں سائنسی موضوعات

قرآن اور حدیث میں بیان کردہ سائنسی موضوعات کی تفصیل اور ہم آہنگی کے پہلو پر متعدد علماء اور محققین نے کام کیا ہے۔ قرآن میں کئی آیات ایسی ہیں جو قدرتی دنیا کی حقیقتوں، جیسے کہ کائنات کا آغاز، زمین اور آسمانوں کا تخلیق، اور انسانی جسم کی ساخت کے بارے میں بتاتی ہیں[viii]۔ حدیث میں بھی اس حوالے سے بہت سی باتیں کی گئی ہیں جو آج کے سائنسی تحقیق سے میل کھاتی ہیں۔ مثال کے طور پر، قرآن میں انسان کی تخلیق کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان کی ابتدا مٹی سے ہوئی اور پھر اس کی شکل و صورت پانی سے بنائی گئی۔ اسی طرح حدیث میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کی تخلیق کے بارے میں فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا"۔ ان بیانات میں سائنسی اعتبار سے انسانی ترقی کے مختلف مراحل کی تفصیل چھپی ہوئی ہے، جو جدید سائنسی تحقیق کے مطابق درست ثابت ہوئی ہے۔

بعض حدیثوں میں بیان کی گئی حقیقتیں جدید سائنسی تحقیق سے مطابقت رکھتی ہیں، جو ایک دلچسپ اور اہم پہلو ہے۔
مثال کے طور پر، حدیث میں آیا ہے کہ "علم کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہے"۔ جدید سائنسی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ مکہ اور اس کے اطراف کے علاقے جغرافیائی طور پر قدیم تہذیبوں کا مرکز رہے ہیں اور یہاں پر بہت سے سائنسی اور فلسفیانہ کاموں کی بنیاد رکھی گئی۔ اسی طرح، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے: "پہاڑوں کی مٹی میں شفا ہے" جو جدید سائنسی تحقیق کے مطابق صحیح ثابت ہوئی ہے، کیونکہ مختلف قدرتی مادے اور جڑی بوٹیاں جو پہاڑوں میں پائی جاتی ہیں، وہ طبی فوائد فراہم کرتی ہیں۔

علماء اور سائنسدانوں کے درمیان حدیث اور سائنسی حقائق کے مطابقت کے حوالے سے مختلف نظریات ہیں۔
بعض علماء کا خیال ہے کہ اسلام اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ دونوں کا مقصد انسان کی فلاح و بہبود اور حقیقت کو

International Journal of Islamic Studies & Culture ISSN-2709-3905
https://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/index PISSN2709-3891
(Volume.4, Issue.4 (2024)
(October-December)

دریافت کرنا ہے۔ اس حوالے سے سائنسدانوں اور علماء نے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ جدید سائنسی تحقیق اور اسلامی تعلیمات کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ کیا جا سکے[ix]۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے مختلف مثالیں ملتی ہیں، جیسے کہ سائنسی تحقیق کے ذریعے قرآن اور حدیث میں بیان کردہ قدرتی مظاہر کی حقیقت کو ثابت کرنا۔ علماء نے ہمیشہ سائنس کو اسلام کی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ دونوں میں تضاد پیدا نہ ہو۔

حدیث اور سائنسی حقائق میں اختلافات

اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ بہت سی حدیثیں سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ پائی جاتی ہیں، لیکن بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں جو سائنسی اصولوں سے متصادم نظر آتی ہیں۔ ان اختلافات کی بنیادی وجہ تفسیر، روایت کی صحت یا سائنسی نظریات کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ایک مثال ایسی حدیث کی ہے جس میں کہا گیا کہ "چاند کی ہر تاریخ کو سورج کے ساتھ گزرنا ضروری ہے" ۔ جدید سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ چاند کی گردش سورج کے گرد نہیں بلکہ زمین کے گرد ہوتی ہے۔ اسی طرح، کچھ حدیثوں میں ایسی باتیں ملتی ہیں جو جدید علم فلکیات یا حیاتیات سے میل نہیں کھاتیں، جیسے کہ انسانی جسم کی ساخت یا زمین کے مرکز کی تفصیل جو بعد میں سائنسی تحقیق سے مختلف نکلی۔ ایسی حدیثوں کو سائنسی تناظر میں سمجھنا ضروری ہے تاکہ ان میں بیان کردہ مفہوم کو ٹھیک طریقے سے سمجھا جا سکے۔

سائنسی اصولوں کے تحت وضاحت

سائنسی اصولوں کے تحت بعض حدیثوں کی وضاحت سائنسی ترقی اور تحقیق کے ذریعے ممکن ہے۔ جدید سائنسی تحقیق نے کئی ایسی پرانی باتوں کو واضح کیا ہے جو پہلے عجیب یا غیر سائنسی نظر آتی تھیں۔ سائنسی اصولوں کے تحت بعض اختلافات کی وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے کہ علم کی ترقی کے ساتھ نئے دریافت ہونے والے حقائق کی بنا پر پہلے کی تفسیروں میں غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، قرآن اور حدیث میں چاند کے مدار کے بارے میں جو باتیں کی گئی ہیں، وہ اس دور کے علم کے مطابق تھیں اور اگر ان کو سائنسی تحقیق کے تناظر میں دوبارہ جانچا جائے تو حقیقتوں کی وضاحت ممکن ہو سکتی ہے۔ سائنسی ترقی کے ساتھ، ان حدیثوں کو دوبارہ تجزیہ کیا گیا ہے تاکہ ان کے مفہوم اور سچائی کو سائنسی اصولوں کے تحت سمجھا جا سکے[x]۔

حدیث اور سائنسی حقائق کے درمیان اختلافات کو سمجھنے کے لیے ہمیں چند اہم نکات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

سب سے پہلے، ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حدیث ایک مذہبی اور روحانی حقیقت پر مبنی ہے، جبکہ سائنس ایک تجرباتی اور مادی حقیقتوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ بعض حدیثیں اخلاقی، روحانی، اور اجتماعی پہلوؤں پر زور دیتی ہیں، جو سائنسی اصولوں سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ، حدیث میں بیان کردہ باتوں کا مقصد زندگی کے اصولوں اور انسان کی فلاح و بہبود کی رہنمائی کرنا ہوتا ہے، نہ کہ سائنسی تفصیلات فراہم کرنا۔ لہذا جب ہمیں کوئی اختلاف نظر آئے، تو ہمیں اس اختلاف کو علمی اور فلسفیانہ سطح پر دیکھنا ضروری ہے اور ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سیاق و سباق میں سمجھنا چاہیے[xi]۔

حدیثوں کے بعض متنازعہ پہلوؤں کا تنقیدی جائزہ لینا بھی ضروری ہے تاکہ ان کی حقیقت کو سمجھا جا سکے۔ اس میں یہ شامل ہوتا ہے کہ ہم ان حدیثوں کی سند اور متن کا جائزہ لیں، ان کی تفسیر کی تاریخ دیکھیں، اور یہ بھی جانچیں کہ آیا ان حدیثوں کی

کوئی مخصوص تشریح یا وضاحت موجود ہے جو سائنسی اصولوں سے ہم آہنگ ہو سکتی ہے۔ بعض اوقات متنازعہ حدیثوں کو تاریخی یا ثقافتی تناظر میں دیکھا جاتا ہے جس کا سائنسی اصولوں سے براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ، بعض حدیثوں کا مفہوم مختلف ہو سکتا ہے جسے زبان یا تفسیر کی غلط فہمی سے تشویش کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہر حدیث کو اس کی اصل سند اور زبان کے مطابق جانچنا ضروری ہے تاکہ اس کے مفہوم کو صحیح طریقے سے سمجھا جا سکے[xii]۔ اس عمل کے ذریعے ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا کوئی حدیث سائنسی اصولوں کے خلاف ہے یا نہیں، یا پھر یہ صرف ایک مختلف تشریح کی صورت میں ہے۔

سائنسی تحقیق اور دینی رہنمائی

سائنس کا دین پر اثر

سائنس نے وقت کے ساتھ انسانی معاشرتی زندگی میں غیر معمولی تبدیلیاں کی ہیں، اور ان تبدیلیوں کا اثر دین کے فہم اور اس کی تشریح پر بھی پڑا ہے۔ تاہم، اسلام میں سائنس اور دین کا تعلق ایک ہم آہنگ اور تکمیلی حیثیت رکھتا ہے۔ سائنس نے جہاں انسان کو کائنات کی حقیقتوں کو بہتر سمجھنے میں مدد دی ہے، وہیں دین اسلام نے ہمیشہ انسان کو اس کے رب سے جوڑنے اور اس کی اخلاقی فلاح کی طرف رہنمائی کی ہے۔ دین اسلام میں علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور قرآن و حدیث میں مسلسل یہ ہدایت دی گئی ہے کہ علم کا حصول ضروری ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے:

"يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ"

ترجمہ: "اللہ ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے، درجات بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے[xiii]۔"

یہ آیت قرآن کی ایک اہم ہدایت ہے جو علم کی اہمیت اور اس کے انسان کی روحانی اور معاشرتی ترقی میں کردار کو اجاگر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے کہ ایمان کے ساتھ علم حاصل کرنا انسان کو بلند مقام عطا کرتا ہے۔ یہاں "علم" سے مراد وہ علم ہے جو انسان کی فلاح، سچائی، اور ترقی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ دین اسلام میں علم کا حصول نہ صرف دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ انسان کو اللہ کے قریب بھی لے آتا ہے۔ اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم والوں کو ایمان والوں سے اعلیٰ درجات عطا کرتا ہے۔ یہاں علم کا مفہوم صرف دنیاوی یا مادی علم تک محدود نہیں ہے بلکہ دین، اخلاقیات، اور سائنسی علوم بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ آیت مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی بتاتی ہے کہ علم کا مقصد صرف دنیوی فائدہ نہیں بلکہ اس سے انسان کا اخلاقی، روحانی اور سماجی فائدہ ہونا چاہیے۔ یہ آیت ہمیں یہ سمجھاتی ہے کہ علم کی طاقت انسان کی شخصیت کو بلند کرتی ہے اور اس کی عبادات، فیصلوں، اور زندگی کے ہر پہلو میں بہتری لاتی ہے۔ اس کا تعلق سائنس، تحقیق، اور عقل کی دیگر فیلڈز سے بھی ہے، جہاں انسان علم کے ذریعے اللہ کی تخلیق اور کائنات کی حقیقتوں کو بہتر سمجھ سکتا ہے۔

دینی رہنمائی اور سائنسی ترقی کا توازن

دینی رہنمائی اور سائنسی ترقی کے درمیان توازن قائم کرنا ایک پیچیدہ معاملہ ہے جس میں یہ ضروری ہے کہ ہم دونوں کے اہم پہلوؤں کو مدنظر رکھیں۔ دینی رہنمائی انسان کے اخلاقی، روحانی، اور اجتماعی پہلوؤں کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے، جبکہ سائنسی ترقی انسان کی مادی دنیا کی حقیقتوں کو سمجھنے میں معاون ہے۔ اس توازن کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ جانیں کہ دین میں انسان کی فلاح اور بھلائی کے تمام اصول موجود ہیں، اور سائنس کا مقصد ان اصولوں کے مطابق حقیقتوں کا ادراک کرنا ہوتا ہے۔ جدید سائنسی ترقی نے انسان کے جسم، دماغ، اور ماحول کے بارے میں کئی حقائق دریافت کیے ہیں، اور یہ تمام دریافتیں اسلامی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ نظر آتی ہیں۔ تاہم، جہاں سائنس کا دائرہ مادی حقائق تک محدود ہے، وہاں دین کا دائرہ انسان کی روحانیت اور اخلاقی تربیت تک پھیلتا ہے۔ اس لیے سائنس اور دین دونوں کو الگ الگ سیاق و سباق میں سمجھنا ضروری ہے تاکہ ان کے درمیان توازن قائم کیا جا سکے۔

سائنسی دریافتوں کا اسلامی نقطہ نظر سے تجزیہ

اسلامی نقطہ نظر سے سائنسی دریافتوں کا تجزیہ کرتے ہوئے ہمیں اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیے کہ تمام سائنسی حقائق اور دریافتیں اللہ کی تخلیق کا حصہ ہیں اور ان کا مقصد انسان کو اللہ کی عظمت اور قدرت کا ادراک دلانا ہے۔ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو کائنات کی نشاندہی کرنے کی ہدایت دی ہے تاکہ وہ اس کی قدرت کو سمجھیں اور اس کا شکر گزار ہوں۔ جیسے کہ قرآن میں فرمایا:

"إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ"

ترجمہ: بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں، اور رات دن کے بدلنے میں عقل والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں[xiv]۔"

یہ آیت قرآن میں ایک اہم مقام رکھتی ہے اور اس کا مقصد انسانوں کو آسمانوں، زمین اور کائنات کی تخلیق کے بارے میں غور و فکر کرنے کی دعوت دینا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق، رات اور دن کے بدلنے میں ایسے بے شمار نشانیاں ہیں جو انسان کی عقل و فہم کو بیدار کرتی ہیں اور اسے اللہ کی قدرت کا ادراک دیتی ہیں۔ سائنسی نقطہ نظر سے یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ کائنات کی تخلیق میں بے شمار ایسے سائنسی پہلو موجود ہیں جو انسان کے علم میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔ آیت کا مقصد یہ ہے کہ انسان ان قدرتی مظاہر کا مشاہدہ کرے اور ان سے اللہ کی عظمت اور طاقت کا شعور حاصل کرے۔ سائنس نے ہمیں کائنات کے ان مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کی سہولت دی ہے، جیسے کہ زمین کی گردش، آسمانوں کی ساخت اور رات دن کا توازن۔ یہ تمام چیزیں اللہ کی قدرت کی واضح نشانیاں ہیں جو انسان کے لیے ایک دعوت ہیں تاکہ وہ اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کی طرف موڑ سکے۔ اس آیت کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسانوں کو یہ بتا رہے ہیں کہ سائنس کی تحقیق، اگر وہ صحیح نیت سے کی جائے، تو وہ انسان کو اللہ کی تخلیق کی حقیقتوں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے اور اسے اللہ کے قریب لے جاتی ہے۔

نتیجہ

حدیث اور سائنسی حقائق کے مابین موجود تعلقات ایک پیچیدہ مگر دلچسپ موضوع ہے، جو مختلف زاویوں سے مطالعے کی ضرورت رکھتا ہے۔ اس تحقیقی جائزے میں ہم نے یہ دیکھا کہ بہت سی حدیثیں سائنسی حقائق کے ساتھ ہم آہنگ ہیں اور یہ کائنات کی تخلیق، انسانی جسم، اور قدرتی مظاہر کے بارے میں علم فراہم کرتی ہیں۔ تاہم، کچھ حدیثوں میں سائنسی اصولوں کے ساتھ تضاد بھی نظر آتا ہے، جس پر مزید تفصیل سے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ سائنسی تحقیق نے انسانی معاشرت، صحت، اور ماحول کے بارے میں گہرا اثر ڈالا ہے، جس کے ذریعے انسان نے کائنات کی حقیقتوں کو بہتر سمجھا ہے۔ اسی طرح، قرآن و حدیث میں دی گئی رہنمائی بھی انسانوں کو سچائی اور اخلاقی راستے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یہ دونوں علم کے مختلف پہلو ہیں، جو انسان کی فلاح اور ترقی کے لیے اہم ہیں۔ اس حوالے سے سائنسی تحقیق اور دینی تعلیمات میں ہم آہنگی پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ دونوں کی افادیت سے استفادہ کیا جا سکے۔ مستقبل میں اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس بات کا مزید بہتر اندازہ لگا سکیں کہ حدیث اور سائنسی حقائق کس طرح ایک دوسرے سے ہم آہنگ یا متنازعہ ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، اخلاص اور تنقیدی سوچ کی اہمیت پر بھی زور دینا ضروری ہے تاکہ ہم ان موضوعات پر علمی تحقیق اور بحث کے دوران صحیح نتائج تک پہنچ سکیں۔ نتیجے میں، یہ کہا جا سکتا ہے کہ دین اور سائنس دونوں انسان کی فلاح اور ترقی کے لیے اہم ہیں اور ان میں توازن اور ہم آہنگی کی ضرورت ہے تاکہ انسان کی زندگی میں بہتری لائی جا سکے۔

حوالہ جات

---

[i] فاروقی، سید محمد۔ اسلامی نظریات اور سائنس کا تعلق۔ لاہور: فیروز سنز، 2015۔

[ii] فاروقی، سید محمد۔ اسلامی نظریات اور سائنس کا تعلق۔ لاہور: فیروز سنز، 2015۔

[ii] خلیل، عثمان۔ "اسلامی تعلیمات میں مذہب اور سائنس کا تعلق۔" جریدہ اسلامی مطالعات، جلد 22، شمارہ 3 (2020): 35-45۔

[iii] رحمان، فضل الرحمان۔ اسلام اور جدید سائنس: ایک موازنہ۔ نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2006۔

[iv] رحمان، فضل۔ اسلام اور سائنس: موازنہ مطالعہ۔ نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2006۔

[v] زاہد، عبدالرحمان۔ سائنس اور معاشرتی ترقی: ایک جائزہ۔ اسلام آباد: فاؤنڈیشن پبلشرز، 2019۔

[vi] خان، ناصر۔ سائنس کی دنیا میں نئی دریافتیں: ایک تنقیدی تجزیہ۔ کراچی: ایجوکیشنل پبلیکیشنز، 2022۔

[vii] احمد، فاروق۔ سائنسی تحقیق کا طریقہ اور اس کے اثرات۔ لاہور: یونیورسٹی پریس، 2018۔

[viii] خان، سید. اسلامی سائنس اور جدید تحقیق. لاہور: یونیورسٹی پریس، 2017۔

[ix] رحمان، فضل . اسلام اور سائنس: موازنہ مطالعہ . نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2006۔

[x] رحمان، فضل . اسلام اور سائنس: موازنہ مطالعہ . نیویارک: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2006۔

[xi] خان، سید . اسلامی سائنس اور جدید تحقیق . لاہور: یونیورسٹی پریس، 2017۔

[xii] سلیمان، عبداللہ . حدیث اور سائنسی حقائق: تنقیدی جائزہ . اسلام آباد: معارف پبلشرز، 2015۔

[xiii] سورۃ المجادلۃ، آیت 11:

[xiv] سورۃ آل عمران، آیت 190